47761 ـ اس کے ذمہ تجارتی سامان کی زکاۃ ہے لیکن اس کے پاس رقم نہیں

سوال

ایك شخص کی ملکیت میں زمین کا ایك پلاٹ ہے جس پر سال مکمل ہو چکا ہے اور اس پر زکاۃ واجب ہو چکی ہے کیونکہ یہ تجارتی سامان میں سے ہے، اس کی زکاۃ کیسے ادا کی جائے گی، یہ علم میں رہے کہ مالك کے پاس نقد رقم بہت ہی قلیل ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

کتاب و سنت سے ثابت ہے کہ تجارتی سامان میں زکاۃ واجب ہے.

کتاب اللہ کے دلائل:

مندرجہ ذیل فرمان باري تعالی کا عموم:

اے ایمان والو اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو، اور ہم نے جو تمہارے لیے زمین سے نکالا ہے البقرۃ (267).

مجاہد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو. اس سے مراد تجارت ہے.

اور حدیث میں ابو داود رحمہ اللہ تعالی کی روایت کردہ مندرجہ ذیل حدیث ہے:

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس چیز کی زکاۃ نکالنے کا حکم دیتے جو ہم نے فروخت کے لیے رکھی ہوتی تھی"

سنن ابو داود حدیث نمبر (1562).

اور اس حدیث کی سند میں کلام کی گئی ہے، لیکن بعض اہل علم نے اسے حسن قرار دیا ہے، مثلا ابن عبد البر رحمہ

اللہ تعالی نے، اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام نے بھی اسی پر اعتماد کیا ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (19 / 331).

لہذا جو تجارت کے لیے تیار کردہ ہو جب وہ نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال مکمل ہو جائے تو اس میں زکاۃ واجب ہو جاتی ہے.

تو اس بنا پر میرے سائل بھائی، آپ کی زمین جس پر سال مکمل ہو چکا ہے اس کی زکاۃ نکالنی واجب ہے، وہ اس طرح کہ آپ سال کے آخر میں اس کی قیمت معلوم کریں اور اس قیمت میں سے دس کا چوتھائی حصہ زکاۃ ادا کریں مثلا اگر پلاٹ کی قیمت ایك لاکھ دینار ہو تو آپ پر اڑھائی فیصد (2.5 %) زکاۃ نکالنی واجب ہے، یعنی دو ہزار پانچ سو دینار، اور اسی طرح باقی حساب بھی .

اور اگر آپ کے پاس نقدی ہے تو یہ زکاۃ نکالنی واجب ہے، اس میں پلاٹ فروخت کرنے تك تاخیر کرنی جائز نہیں ہے، لیکن اگر آپ کے پاس زکاۃ نکالنے کے لیے نقد رقم نہیں تو آپ کے خوشحال ہونے تك یہ آپ کے ذمہ قرض رہے گا اور اگر زمین فروخت کرنے تك آپ کو رقم میسر نہ آئے تو زمین فروخت کرنے کے بعد ان سب سالوں کی زکاۃ نکالنا ہو گی جن میں زکاۃ واجب ہوئی تھی.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" تجارت کے لیے تیار کردہ زمین میں زکاۃ واجب ہے، اس کی دلیل سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی مشہور حدیث ہے وہ بیان کرتے ہیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس چیز کا صدقہ نکالنےکا حکم دیا کرتے تھے جو ہم فروخت کرنے کے لیے تیار کرتے "

یہاں صدقہ سے مراد زکاۃ ہے" اھـ

اور شیخ رحمہ اللہ تعالی کا یہ بھی کہنا ہے:

" جب زمین وغیرہ مثلا گھر اور گاڑی وغیرہ تجارت کے لیے رکھی گئی ہو تو ہر برس اس کی قیمت کے مطابق زکاۃ سال مکمل ہونے پر اس کی زکاۃ نکالنا واجب ہے، اور اس میں تاخیر کرنا جائز نہیں، لیکن جو رقم نہ ہونے کے باعث زکاۃ ادا کرنے سے عاجز ہو، تو اسے اس چیز کی فروخت تك مہلت دی جائیگی اور فروخت کرنے کے بعد وہ ان سب سالوں کی زکاۃ ادا کرے گا، اور ہر سال کے مکمل ہونے کے وقت کی قیمت کے مطابق زکاۃ دینا ہو گی، چاہے وہ زمین یا گاڑی یا گھر کی قیمت خرید سے زیادہ ہو یا کم" اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (14 / 160 ـ 161).

واللہ اعلم .